بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L.5254

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

پنجشنبہ
۱۰ جمادی الاول ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۹/۱۴ ‖ یکم نبوت ۱۳۳۹ ہش ‖ یکم نومبر ۱۹۶۰ء ‖ نمبر ۲۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳۱؍ اکتوبر ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ آج صبح بھی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کا نمونہ دکھائیں تا کہ تبلیغ اسلام کا کام قیامت تک جاری رہے

ربوہ ۳۱؍ اکتوبر۔ کل مورخہ ۳۰؍ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو مجلس انصار اللہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کے نام اپنے ایک خصوصی پیغام میں تحریک جدید دفتر اول کے ۲۷ ویں اور دفتر دوم کے سترھویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز پیغام کل اجتماع کے آخری اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے پڑھ کر سنایا اور تحریک جدید کی اہمیت پر ولولہ انگیز پیرایہ میں ایک ایمان افروز تقریر بھی فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادران جماعت احمدیہ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے دوستوں کو اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ جوش اور اخلاص کے ساتھ حصہ لینے اور اپنے وعدوں کو پچھلے سالوں سے بڑھا کر پیش کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ تحریک جدید کوئی نئی یا عارضی چیز نہیں بلکہ قیامت تک قائم رہنے والی چیز ہے۔ اس لئے مجھے ہر سال اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن چونکہ مجھے کہا گیا ہے کہ میں اس بارہ میں اعلان کروں۔ اسلئے میں تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں اور دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کا نمونہ دکھائیں تا کہ تبلیغ کا کام قیامت تک جاری رہے۔ یہ امر یاد رکھو کہ ہماری جماعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام قیامت تک جاری رہے گا۔ پس ہمیں بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارے سپرد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشاعت اسلام کا جو کام کیا گیا ہے۔ وہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔ اور ہمیں قیامت تک آپ کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانیوں سے کام لینا پڑیگا۔

بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت اشرار الناس پر آئیگی۔ لیکن اگر لوگ نیکی پر قائم رہیں تو خدا تعالیٰ اس کو بدل بھی سکتا ہے۔ اور بالکل ممکن ہے کہ قیامت اشرار الناس پر نہیں بلکہ اخیار الناس پر آئے۔ یہ تو امت کے اختیار میں ہے کہ وہ اپنے آپکو ایسا اچھا بنائے کہ خدا تعالیٰ اپنی تقدیر کو بدل دے اور قیامت آنے کے وقت بھی دنیا میں اچھے لوگ ہی ہوں برے نہ ہوں اور چونکہ اس زمانہ میں دنیا کی ہدایت کیلئے خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو کھڑا کیا ہے۔ اور ہماری جماعت نے قیامت تک اسلام اور احمدیت کو پھیلاتے چلے جانا ہے۔ اسلئے ہماری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا فضل کرے کہ قیامت اچھے لوگوں پر ہی آئے۔ اور ہماری جماعت کے افراد کبھی بگڑیں نہیں بلکہ ہمیشہ نیکی اور تقویٰ پر قائم رہیں۔ سلسلہ سے پورے اخلاص کے ساتھ وابستہ رہیں۔ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرتے رہیں۔ اور اپنے نیک نمونہ سے دوسروں کی ہدایت کا موجب بنیں۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ لوگ بھی اپنا اچھا نمونہ دکھائیں اور دوسروں کو بھی اپنے عملی نمونہ اور جد و جہد سے نیک بنانے کی کوشش کریں۔ تا کہ قیامت اشرار الناس پر نہیں بلکہ اخیار الناس پر آئے اور ہمیشہ آپ لوگ دین کی خدمت میں لگے رہیں جو خدا تقدیریں بناتا ہے وہ اپنی تقدیروں کو بدل بھی سکتا ہے۔ اگر آپ لوگ اپنے اندر ہمیشہ نیکی کی روح قائم رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے فعل کے ساتھ اپنی تقدیر کو بھی بدل دیگا۔ اور قیامت تک نیک لوگ دنیا میں قائم رہیں گے جو خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرتے رہیں گے۔

پس کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو قیامت تک لئے چلا جائے اور اخیار کی صورت میں لے جائے نہ کہ اشرار کی صورت میں اور ہر سال جو ہماری جماعت پر آئے وہ زیادہ سے زیادہ نیک لوگوں کی تعداد ہمارے اندر پیدا کرے اور ہماری قربانیوں کے معیار کو اور بھی اونچا کر دے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور وہ آپکو اس تحریک میں پورے جوش اور اخلاص کیساتھ حصہ لینے کی توفیق بخشے اور ہمیشہ آپکو خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ آمین

تحریک جدید کے نئے مالی سال کیلئے حضور ایدہ اللہ کا گراں قدر وعدہ

۳۰؍ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے آخری اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کے لئے اپنا روح پرور پیغام بھجوانے کے ساتھ ہی ۱۱۲۲۴/ روپے کا گراں قدر وعدہ بھی مرحمت فرمایا ہے۔ گزشتہ سال حضور کا وعدہ ۱۱۲۲۳ روپے تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (وکیل المال اول تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نومبر ۱۹۶۰ء

بنی نوع انسان سے ہمدردی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تقریر جلسہ سالانہ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۷ء میں فرمایا :-

" ہمدردی خلق اللہ کی ایک ایسی شے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے اور اس سے کام نہ لے تو انجام کار یہ انسانیت سے نکل کر وحشی اور درندہ بن جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اُسی وقت تک انسان رہتا ہے جب تک وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مروت سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمت نے کہا ہے بنی آدم اعضائے یکدیگر اند۔ اور ان کا یہ کہنا صحیح اور ٹھیک ہے۔ یاد رکھو کہ ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت ہی وسیع ہے۔ میں ان لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور نہ اُن کی ایسی تعلیم کو پسند کرتا ہوں جو ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک ہی محدود کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اپنی قوم سے ہی ہمدردی کرنی چاہیئے غیر قوم سے ہرگز ہمدردی نہیں کرنی چاہیئے میں تو تاکید کرتا ہوں کہ اپنی قوم اور غیر قوم سے برابر ہمدردی کرنی چاہیئے اور کسی قوم اور کسی فرد کو الگ نہیں رکھنا چاہیئے۔ میں آجکل کے بعض جاہلوں کی طرح یہ کہنا نہیں چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو نہیں نہیں میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق کی ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو مسلمان ہو ہندو ہو عیسائی ہو یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ وہ تو اس امر کو بھی جائز رکھتے ہیں کہ دوسرے کا مال زبردستی یا چوری یا جس طرح حاصل ہو سکے لے لیا جاوے اور ہر قسم کے جور و ظلم کو دوسرے لوگوں پر حلال جان لیا ہے . . . . ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑے نقصان پہنچایا ہے اور ان کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو بلکہ اپنی ہمدردی کے لئے اُس تعلیم کی پیروی کرو جسکے اللہ تعالیٰ نے تین مراتب فرمائے ہیں۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان ایتآء ذی القربیٰ۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۷ء)

ان الفاظ میں حضور اقدس علیہ السلام نے دراصل انسانوں سے انسانوں کے ساتھ سلوک کے تعلق اسلامی تعلیمات کا خلاصہ بیان فرما دیا ہے۔ اسلام محض عقائدی اختلاف کی وجہ سے کسی قسم کے جبر کو نہایت سختی سے منع کرتا ہے اور جہاں تک دوسروں سے حسن سلوک کا معاملہ ہے۔ اس کا دامن اسلام میں وسیع ترین ہے۔ ہر ایک انسان کی خیر طلبی اور ہر ایک انسان کی امداد ایک مسلمان کا فرض ہے اور حقوق عباد اللہ کی ادائیگی ایک مسلمان کے لئے اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا سبق ہمیں سورہ فاتحہ ہی میں نہایت بلیغ اور فصیح طریق سے سکھایا ہے جیسا کہ وہ شروع ہی میں فرماتا ہے

الحمد للہ رب العالمین
الرحمٰن الرحیم۔ مالک
یوم الدین

یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی چار صفات بیان فرمائی ہیں پہلی صفت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام عالموں کا پرورش کرنے والا ہے۔ پھر وہ رحمٰن ہے یعنی اس نے نہایت رحم و کرم سے انسان کے لئے اس کی پیدائش سے بھی پہلے اتنے سامان مہیا کر دئے ہیں جن کی کوئی انتہا نہیں اس نے ہوا پانی مٹی آگ اور دیگر نعما پہلے ہی ہر زندہ ہستی کے لئے تیار کر رکھے ہیں کہ جو بھی اس دنیا میں آ کر سانس لیتا ہے وہ ان نعمتوں کو یہاں پہلے ہی موجود پاتا ہے اسی طرح وہ رحیم ہے یعنی جو اختیاری کام کوئی انسان نیکی کے لئے سرانجام دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر اس دنیا اور آئندہ دنیا میں بھی دیتا ہے۔ پھر وہ مالک یوم الدین ہے۔ یعنی وہ انصاف کے ساتھ ہر ایک انسان کا آخرت میں فیصلہ کرے گا اور نیکیوں کی جزا اور بدیوں کی سزا دے گا۔

ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ میں یہ صفات ہیں کہ وہ بلا تخصیص اپنی نعما کو سارے عالموں کے لئے عام کرتا ہے اور ہر زندہ کے لئے سامان زندگی پیشگی موجود رکھتا ہے اور ہر نیکی کا اجر عطا کرتا ہے اور پھر نہایت انصاف کے ساتھ جزا سزا دیتا ہے تو یہی صفات اچھے مسلمان میں بھی اپنی اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے دوسرے لفظوں میں ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس کا فیض بلا تخصیص ہر انسان کے لئے بلکہ ہر جاندار کے لئے عام ہو۔ وہ کسی قوم۔ کسی گروہ۔ کسی جماعت یا کسی خاص مذہب کے لوگوں کے لئے مخصوص نہ ہو۔

ہم کسی شخص کے عقائد سے اختلاف کر سکتے ہیں بلکہ ایسے عقائد کو نفرت کی نگاہ سے دیکھ سکتے ہیں لیکن ہم کسی انسان سے بطور انسان کے نہ صرف یہ کہ نفرت نہیں کر سکتے بلکہ اس کی مصیبت میں اس کی امداد کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اور اسکو حتی الوسع آرام پہنچانا اسلامی اخلاق کا صحیح مظاہرہ ہے خواہ وہ شخص ہمارا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ قطع نظر اس کے کہ وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے اور ہمارے عقائد کی کتنی مخالفت کرتا ہے ہمیں کتنا نقصان پہنچاتا ہے، ہمارے اسلامی اخلاق کا تقاضا سوا اس کے کچھ نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم اس کی تمام برائیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کو تکلیف میں سہارا دیں اور اس کی مشکلات میں ہی نہیں بلکہ ہر موقعہ پر اس کی ہر طرح سے خیر خواہی کریں۔ اسلامی اخلاق صرف انسانوں کے ساتھ ہی ایسے سلوک کا مقتضی نہیں ہے بلکہ وہ جانوروں کے ساتھ بھی نہایت محبت اور شفقت سے پیش آنے کی تاکید کرتا ہے۔ اور ان کو کسی طرح کی ناجائز ایذا دہی سے روکتا ہے۔

آنحضرت صلعم نے جن کے متعلق قرآن کریم کی اپنی شہادت یہ ہے کہ ھو علی خلق عظیم اور اپنوں اور بیگانوں کا یہ اعتراف ہے کہ آپ خلق و حلم کا ایک پیکر تھے آپ نے اپنی حیات طیبہ میں ہر موقعہ پر انسانی ہمدردی اور خلوص کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ جس طرح قرآن کریم کی زبان میں اللہ تعالیٰ کو رب العالمین کہا گیا ہے آپ کو رحمۃ للعالمین فرمایا گیا ہے۔ آپ ساری دنیا کے لئے رحمت تھے۔ آپ کا انتہائی دشمن بھی آپ پر یہ الزام عاید نہیں کر سکتا کہ کسی وقت آپ نے اسکو تکلیف دی ہو یا آپ نے کبھی کسی کا بُرا چاہا ہو۔ اور کوئی موقعہ ایسا نہیں کہ آپ نے اپنے دشمن کو بھی سکھ پہنچانے کی کوشش نہ کی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کو اپنے آرام کی تو کبھی فکر ہی لاحق نہیں ہوئی آپ اپنا آرام ترک کر کے دوسروں کی مدد کرنا ضروری خیال فرماتے تھے اور معمولی معمولی نجی کام دوسروں کے لئے کرتے میں بھی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔

یہ محبت الفت اور سراپا ہمدردی کا اسوہ حسنہ ہے جو ایک مسلمان کے سامنے بطور نمونہ کے رکھا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آج کا مسلمان اس نمونہ کو بالکل نظر انداز کر چکا ہے۔ ہمیں اسباب کے بیان کرنے سے شرم آتی ہے کہ آج دوسری اقوام ایک مسلمان کو نعوذ باللہ ظالم اور سفاک سمجھنے لگی ہیں۔ ہم اس کی وجوہات یہاں نہیں جانا چاہتے مگر یہ حقیقت ہے کہ آج کل کے مسلمانوں میں نوع انسان کی ہمدردی کا جذبہ بہت پست ہو چکا ہے۔ سیاسی زوال کے ساتھ اخلاقی زوال بھی بڑھ گیا ہے۔ ذرا ذرا سے فقہی اختلافات کے لئے کشت و خون کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا جاتا ہے حالانکہ ایک حقیقی مسلمان کے لئے اس قسم کے اخلاق کا مظاہرہ اسلام کے نام پر بٹہ لگانا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ایک انسان جس کے دل میں ہمدردی کا جذبہ نہیں ہے مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ ہمدردی خلق تو اسلام کی روح ہے اسلام تو ہے ہی اس چیز کا نام کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کریں اور تمام دنیا میں امن و امان کی فضا قائم کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ خواہ ہم بظاہر کتنے ہی متقی کیوں نہ بنیں اگر بنی نوع انسان کے ساتھ ہمارا سلوک ہمدردانہ نہیں ہے ہم قطعاً متقی نہیں ہو سکتے اور ایسا زہد و تقی جس کی بنیاد خدمت خلق پر نہیں ہے دن رات کی عبادت بھی اس میں جان نہیں ڈال سکتی۔ اسلئے ہمیں خوف کرنا چاہیئے کہ

بت ہی بنا نہ لیں کہیں زہد و تقی کو ہم
یاد خدا میں بھول نہ جائیں خدا کو ہم

محض دن رات سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے اخلاق کی پیروی نہ کریں اور ان کو اپنے اعمال میں نہ ڈھالیں۔ ہمارے رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کے زبانی ورد سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہماری حالت اس پتھر کی طرح ہو گی جس پر بارش کا پانی کوئی اثر نہیں کرتا اور جس پر کوئی بیج نہیں اُگتا اللہ تعالیٰ کی حقیقی یاد یہی ہے کہ ہم وہ صفات پیدا کریں جو اللہ تعالیٰ کی صفات اس کائنات کے تعلق میں (باقی صفحہ

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا میں تبلیغِ اسلام

دو۲ افراد کا قبولِ اسلام ۔ ماہانہ رسالہ اور دیگر لٹریچر کی اشاعت

ملاقاتیں ۔ جلسۂ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد

رپورٹ کارگزاری از جولائی تا ماہ ستمبر ۱۹۶۰ء

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

رسالہ "اسلام"

عرصہ زیر رپورٹ میں اس ماہانہ رسالہ کے تین شیوع تیار کرکے سوا آٹھ صد سے زائد کی تعداد میں آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ میں بھجوائے گئے۔ علاوہ ازیں تین صد پرچے جرمن مشن کے لئے بھجوائے گئے۔ ان پرچوں میں حسب ذیل مضامین درج کئے گئے۔

اسلام سے روایتی عناد۔ سوانح حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ تاریخ گائیں۔ اسلام اور نماز۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت۔ ایک عیسائی رسالہ کے جواب میں۔ سٹاک ہالم میں احمدیہ کانفرنس۔ تقاضائے انصاف۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد۔ ایک عیسائی رسالہ کا رد۔ اسلام میں عورت کا درجہ۔ سوالات کے جواب۔ ریویو کتب۔ اقتباسات از پریس۔ احادیث۔ قارئین کے خطوط وغیرہ

ملاقاتیں

ملاقاتوں کا سلسلہ حسب دستور جاری رہا۔ ایک روز غانا کی باکسنگ ٹیم کے کھلاڑی مسٹر بریما الحسن خاص طور پر ہمارا پتہ کرکے ملاقات کے لئے آئے۔ انہیں اپنے کام کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے کونسلر سے تین بار ملاقات ہوئی۔ احمدیت کا تفصیلی ذکر ہوا۔ انہیں تفسیر انگریزی بھی مطالعہ کے لئے دی گئی۔ ایک صاحب جو اسلام کے بہت قریب ہیں دو بار ملاقات کے لئے آئے۔ انہیں لٹریچر دیا۔ ایک ایرانی تاجر جو اسلام کا درد رکھتے ہیں اور احمدیت کے قریب ہیں۔ ان سے چار بار ملاقات ہوئی۔ ایک مصری نوجوان جن سے آسٹریا کے دورہ کے سلسلہ میں واقفیت ہوئی تھی زیورک میں ملاقات کے لئے آئے۔ ایک یوگوسلاوین مسلمان جو Toronto (کینیڈا) میں رہتے ہیں ہمارے احمدی دوست کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے۔ انہیں احمدیت کے متعلق لٹریچر دیا گیا۔ ایک صاحب تہران سے خاص طور پر ملاقات اور بیعت کی غرض سے آئے۔

خاکسار نے ملک کے ایک مشہور ریاستدان Herr Gottlied Duttweiler سے ملاقات کرکے انہیں قرآن کریم کا ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کیا۔ ایک مجلس میں فیڈرل گورنمنٹ کے فنانس منسٹر سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا جن کے ساتھ خاکسار کی پہلے سے واقفیت تھی۔ ایک روز انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کا نمائندہ ملاقات کے لئے آیا۔

پریس

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف اخبارات میں ہمارے متعلق مضامین اور نوٹ شائع ہوئے سیرت النبیؐ کے جلسہ کی رپورٹ زیورک کے تین روزنامہ اخبارات میں شائع ہوئی۔ علاوہ ازیں دوسرے شہروں کے اخبارات میں بھی اس جلسہ کا ذکر آیا۔ ملک کے سب سے بڑے اخبار نے ہماری تیار کی ہوئی رپورٹ من وعن شائع کردی۔ خاکسار تین اخبارات کے نمائندوں کو فرداً فرداً ملا۔ علاوہ ازیں دو اخبارات کے نمائندے انٹرویو کے لئے آئے۔ ایک اور انٹرویو خاکسار نے ایک انسٹی ٹیوٹ کے نمائندے کو دیا۔ جو رفاہ عام کے کاموں کے بارے میں معلومات جمع کرتی ہے۔

لٹریچر و تالیف

مختلف افراد کو ان کے مطالبہ پر لٹریچر ارسال کیا گیا۔ آسٹریا میں دو قیدیوں کو اسلام سے دلچسپی ہوگئی۔ انہیں خطوط و لٹریچر کے ذریعہ مزید تبلیغ کی گئی۔ ایک صاحب نے ہسپانوی زبان میں لٹریچر طلب کیا جو مہیا کیا گیا۔ ایک کمپنی کے ڈائریکٹر کو اس کی خواہش پر قرآن کریم کا نسخہ پڑھنے کے لئے دیا۔ مورخہ ۱۲ اگست کو زیورک میں "مشن آمدثانی" کے نوجوانوں کی یورپین کانگرس کے موقعہ پر ہم نے ایک دعوت نامہ تیار کرکے لوگوں میں تقسیم کیا۔ اس غرض کے لئے چار مقامی اراکین جماعت نے اپنی خدمات پیش کیں۔ ریویو آف ریلیجنز کے پرچے لوگوں کو بھجوائے گئے۔ خریدار بنانے کی کوششوں میں بفضلہ تعالےٰ کامیابی ہوئی۔ دو رسالہ جات تیار کئے جا رہے ہیں۔ جن کا عنوان ہے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر بائیبل میں" اور "تاریخ اور قرآن" علاوہ ازیں ایک رسالہ "بنئ اسلام" بھی تیار کیا جا رہا ہے۔ ایک اخبار میں جماعت احمدیہ کی افریقہ و یورپ میں کامیابیوں کا اعتراف شائع ہوا۔ آسٹریا کے دورہ کے سلسلہ میں لیکچروں کی تیاری کا کام کیا گیا۔

جلسۂ سیرت النبیؐ

مورخہ ۴ ستمبر کو میلاد النبیؐ کی مناسبت سے ایک پبلک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ پہلے قرآن کریم کی تلاوت کا ریکارڈ سنایا گیا۔ اس کے بعد ایک ایرانی دوست نے اختصار کے ساتھ اسلام پر تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک پر تقریر کی۔ اور یورپین مصنفین کی تحریرات کے حوالے دیئے۔ آخر میں احادیث کا ایک ملخص سنایا گیا۔ حاضرین کی تواضع کا انتظام تھا۔ جلسہ خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ بہت سے اخبارات میں بھی اس جلسہ کا ذکر آیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے

"اے سننے والو! سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔"

(الوصیت)

متفرق

خاکسار ایک دفعہ بون (دارالحکومت) گیا اور وہاں جمہوریہ عربیہ پاکستان اور ٹیونس کے سفارت خانوں میں ملاقاتیں کیں۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور مکرم عزیز احمد بلیس صاحب روم سے اولمپک کھیلوں کے اختتام پر یکے بعد دیگرے تشریف لائے۔ آپ وہاں پاکستان کی نشانہ بازی کی ٹیم کے ساتھ حصہ لینے کے لئے آئے تھے۔ مقامی ممبران جماعت کے چار اجلاس منعقد کئے گئے۔

بیعتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے دو افراد نے بیعت کی۔ ان کے نام اقبال اور مقصود رکھے گئے۔ خدا تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسار احباب کرام کی خدمت میں اپنے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے صحیح رنگ میں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور کمزوریوں کو دور فرمائے اور حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور ان کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

موصی اصحاب خط و کتابت پر توجہ فرمائیں!

موصی اصحاب کی خدمت میں وقتاً فوقتاً ان کی وصیتوں کے تعلق میں یا وصیتوں کے حسابات کے تعلق میں دفتر سے یاد دہانیاں اور رجسٹری چٹھیاں بھیجی جاتی ہیں۔ لیکن بعض احباب پے در پے یاد دہانیوں کے باوجود مطلق توجہ نہیں فرماتے اور چٹھی کی رسید تک بھی نہیں بھجواتے۔ ایسے احباب کو اطلاع ہو کر ان کی خاموشی سے سلسلہ کے مال کا جو ضیاع ڈاک اخراجات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کے لئے دفتر تو قواعد کی پابندی کی وجہ سے مجبور ہے۔ لیکن وہ خود موصی ہوتے ہوئے سلسلہ کے نزدیک جواب دہ ہیں کہ انہیں اپنی وصیت کا اتنا بھی خیال اور اتنا بھی احترام نہیں کہ اس سلسلہ میں انہیں اگر ان کے کسی فرض کی طرف توجہ دلائی جائے یا ان سے ان کی وصیت کے تعلق میں کچھ پوچھا جائے تو جواب کے لئے ہی جلد توجہ کریں۔ حالانکہ اخلاق لحاظ سے بھی خط کا جواب نہ دینا یا جواب میں بلا وجہ تاخیر کرنا ناپسندیدہ اور معیوب بات ہے اور ہماری خط و کتابت تو خالصتاً ان کی بھلائی کے لئے ہوتی ہے اور وہ ان ایفائے عہد کے لئے ہوتی ہے جو انہوں نے اپنی وصیت میں کیا ہوتا ہے۔ پس موصی احباب کا فرض ہے کہ جو بات (۴)

مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے تربیتی جلسے

ڈرگ روڈ کراچی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مؤرخہ ۱۸ر اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ حلقہ ڈرگ روڈ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ جس کی صدارت میجر جنرل اکبر خان صاحب نے فرمائی۔

جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم حافظ فیضی صاحب نے فرمائی۔ بشیر احمد صاحب وسیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا

نظم کے بعد پروفیسر حیدر عباس صاحب زبیری نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح پر تقریر فرمائی اور توجہ دلائی کہ سیرۃ رسولؐ کے بیان کرنے یا سننے کا تبھی فائدہ ہے جبکہ ہم آپ کے نقش قدم پر چل کر عملی زندگی اختیار کریں۔ مرزا عبدالمنان خانؐ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

بعد ازاں مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ ہمارا رسول صلعم یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک زندہ رسول ہیں اور جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو تعلیم اور شریعت دی وہ اب تک زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گی اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی زندگی اور حفاظت اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔

آپ کے بعد محمد صادق صاحب نے حضرت نبی کریم صلعم کی مدح میں نعت پڑھی پھر جناب مولوی عبدالمالک خان صاحب نے حضرت نبی کریم صلعم کے مقام ارفع کے موضوع کو ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ اگر آپؐ کے مقام کو دو لفظوں میں بیان کرنا ہو تو آپؐ کا مقام "محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام" ہے۔ حضورؐ نے وہ ارفع مقام حاصل کیا ہے کہ نہ کوئی انسان اس مقام پر جا سکا اور نہ ہی فرشتوں کی اس مقام تک رسائی ہے۔ آپؐ اللہ تعالےٰ اور مخلوق کے درمیان ایک علاقہ، واسطہ اور وسیلہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث قدسی میں فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک

جناب مولوی صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے توجہ دلائی کہ اگر ہم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کو نہیں اپنانے تو ان جلسوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہمیں اپنا عمل حضور صلعم کے عشق کے مطابق بنانا چاہیئے

ٹھیک ساڑھے نو بجے جلسہ دعا کے بعد برخواست ہوا۔ حاضری اللہ تعالےٰ کے فضل سے خوش کن تھی۔ غیر از جماعت بھی کافی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی)

پریم کوٹ

مؤرخہ ۹/۱۰/۶۰ بمقام پریم کوٹ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں گوجرانوالہ چک چٹھہ پیر کوٹ رمانگٹ اوچے۔ پنج سہتہ اور حافظ آباد کے احباب نے بھی شرکت کی حاضری خوش کن تھی۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی تھا۔

اجلاس کی کارروائی آٹھ بجے بعد نماز عشاء مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب ریٹائرڈ انجنیئر نائب امیر مقامی گوجرانوالہ کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید و نظم سے شروع ہوئی پہلی تقریر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نے کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے کی۔ بعد ازاں مولوی انور صاحب نے پنجابی سی حرفی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی تیسری تقریر مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ احمدیہ نے فرمائی۔ چوتھی تقریر مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے کی۔ میں ان تمام افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس جلسہ میں شامل ہو کر جلسہ کی کامیابی کا باعث ہوئے جزاھم اللہ احسن الجزاء

(چوہدری محمد اشرف ممتاز شاہد مربی ضلع گوجرانوالہ)

قیام پور

مؤرخہ ۷/۱۰/۶۰ بروز جمعہ بمقام قیام پور ضلع گوجرانوالہ ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں گوجرانوالہ، تولیکی، ترگڑی، رسادھوکے اور بے دادپور کے احمدی احباب نے بھی شمولیت کی۔ پہلا اجلاس نماز جمعہ کے بعد ۲½ بجے مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار نے اور دوسری تقریر مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ احمدیہ نے کی صدارتی تقریر کے بعد یہ اجلاس ۵ بجے شام ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس نماز عشاء کے بعد ساڑھے سات بجے مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ انجنیئر نائب امیر مقامی گوجرانوالہ شہر کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید و نعت خوانی سے شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اور دوسری تقریر مولوی محمد حسین صاحب نے اور تیسری تقریر مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے کی۔ صدارتی تقریر کے بعد دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا

(چوہدری محمد اشرف ممتاز مربی ضلع گوجرانوالہ)

سعد اللہ پور

جماعت احمدیہ سعد اللہ پور کے زیر اہتمام مؤرخہ ۱۴ اور ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ایک تربیتی جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں ربوہ سے مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل و مولوی محمد حسین صاحب فاضل تشریف لائے مولوی سلطان محمود صاحب شاہد مربی ضلع گجرات نے بھی شمولیت کی۔ ارد گرد کی احمدیہ جماعتوں کے احباب نے بھی کثرت سے شرکت کی اور تین اجلاس ہوئے۔

(بشیر احمد خادم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سعد اللہ پور)

چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاول نگر

نظارت اصلاح و ارشاد کا وفد مقررہ پروگرام کے ماتحت ۱۴ اکتوبر کو ہمارے چک ۱۶۸ مراد پہنچا۔ علاوہ اصلاحی و تربیتی کارروائی کے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت اور غیر از جماعت دوست شامل ہوئے مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل کے لیکچر ہوئے جلسہ بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوا۔

(محمد حسین سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ مراد)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالبعلم کی نمایاں کامیابی

مؤرخہ ۲۲ اکتوبر کو گورنمنٹ کالج کوئٹہ میں آل پاکستان جاقت میموریل ونٹر کالجیئٹ مباحثہ منعقد ہوا۔ جس میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک ذہین طالبعلم مرزا جعفر مسلوم کی تقریر بہترین قرار دی گئی اور انہیں اول انعام ملا۔ انہوں نے انگریزی میں "قومیت دنیا کے امن کے لئے ایک چیلنج ہے" کے موضوع پر تقریر کی تھی اللہ تعالےٰ اسے کامیابی مبارک کرے آمین

(سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(۴) ان سے پوچھی جائے یا جو حساب ان سے دریافت کیا جائے اس کے متعلق جلد جواب دیا کریں اور جواب میں اگر تاخیر کی کوئی خاص وجہ ہو تو کم از کم موصولہ چٹھی کی رسید تو بغیر التواء کے بھجوا دیا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

جمعیۃ علماءِ ہند (بھارت) کے اجلاس سورت کی تجاویز کا حشر

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن ۔ بمبئی)

(قسط نمبر ۲)

تبدیلی کے آثار

ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ جمعیت کی بعض عظیم شخصیتوں کے خیالات میں کچھ تبدیلی کے آثار نظر آنے لگے ہیں ۔ ابھی بارہ وفات کے موقعہ پر بمبئی میں مولانا ابو الوفا صاحب شاہجہان پوری نے کئی بار سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "خدا انہیں جنت نصیب کرے"۔ یہ جملہ ایک عظیم ذہنی انقلاب کی طرف اشارہ کر رہا ہے ۔ خدا کرے کہ یہ انقلاب نتیجہ خیز ثابت ہو ۔

پہلے دین کے یہ منادی کبھی اس بات کے روادار نہیں تھے کہ جوان سے اختلاف رائے کرے ۔ اسے خدا کی جنت میں بھی جگہ دیں ۔ مگر اب ان میں حقیقت پسندی آ رہی ہے ان کی "طرزِ فکر" اور "زاویۂ نگاہ" بدل جا رہا ہے ۔ انشاء اللہ اس تبدیلی کی انتہا "تصدیق احمدیت" پر ہوگی احساسات کی یہ چبھن جو کبھی کبھی اربابِ جمعیت بھی اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں یقیناً رنگ لانے والی ہے ۔

احمدیّت کی قبولیّتِ عامہ

آخر مشیت کے اس حکیمانہ ردِ عمل کا کیا جواب کہ وہ پیغام احمدیت جو اپنے وطن میں تیرِ ملامت کا نشانہ بنا ۔ اور حسنِ ازل کا وہ جلوہ جس سے نامحرموں کے گھروں میں اور تیرگی پیدا ہو گئی آج دیش و پردیش میں اربابِ دانش کا مرکز توجہ بنا ہوا ہے اور اس چراغ سے بہت سے گھروں کے چراغ جلائے جا رہے ہیں کیا اس وقت جماعت احمدیہ پر "شجرۂ طیبہ" اور "نور اللہ" کا اطلاق صادق نہیں آ رہا ۔ کیا اس کی شاخیں اکنافِ عالم میں نہیں پھیلیں ۔ اور کیا پھونکوں سے اس چراغ کے بجھانے والے ناکام نہیں رہے

حقیقت محمدیّت و احمدیّت

یہ مشیت الٰہی ایسی نہیں کہ جس کے سمجھنے کے لئے "دلیل انی و لمی" کی ضرورت ہو ۔ یہ حقیقت تو ہم بزرگوں کے اس مقولے سے سمجھ سکتے ہیں کہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے"۔ آج درختِ احمدیت کے تمام پھلوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مہر لگی ہوئی ہے ۔ آج احمدیت کے نام پر ہم دنیا کو اسلام کی روحانی غذا دے رہے ہیں ۔ ہمارا اپنے آپ کو احمدی کہنا یہ بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہم اس ایٹمی زمانے میں بھی "گنبد خضرا" کے ارد گرد چکر لگا رہے ہیں ۔ محبت و عقیدت کا یہ ٹھوس مظاہرہ عہد صحابہ کے بعد کبھی اس شان سے نہیں ہوا ۔ مسلمانوں میں حدیث فقہ اور تصوّف کے نام پر سینکڑوں اصلاحی تحریکیں اٹھیں ۔ مگر ان میں سے کوئی قابلِ ذکر تحریک دنیا میں محمدی یا احمدی تحریک کے نام سے متعارف نہیں ہوئی مالکی حنفی ۔ شافعی و حنبلی کے نام تو سننے میں آتے ہیں اسی طرح قادری ۔ چشتی ۔ نقش بندی اور سہروردی سلسلوں کا ذکر آتا ہے ۔ مگر اس قسم کا کوئی سلسلہ "سلسلہ احمدیہ" کے نام سے موسوم نہیں ہو سکا حالانکہ کم سے کم سلسلہ حنبلی کا نام "احمدی" ہونا چاہیئے تھا ۔ اس لئے کہ اس فقہ کے بانی کا نام "احمد بن حنبل" ہے ۔ مگر نصرتِ الٰہی دیکھئے کہ عوام و خواص میں یہ سلسلہ احمدی ہونے کی بجائے حنبلی نام سے مشہور ہو گیا اس نکتہ پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ محمدیت یا احمدیت کی جو نسبت سید الکونین احمد مجتبیٰ و محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے یہ شرف تیرہ سو سال کے اندر صرف دو طبقوں کو ملا ۔ "قرونِ اولیٰ" میں طبقہ صحابہؓ کو اور "قرونِ آخر" میں غلامانِ مسیح موعود علیہ السلام کو ۔ جماعت احمدیہ کا یہ امتیاز کردار اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے اگر براہِ راست کسی جماعت کا تعلق ہے تو وہ صرف "جماعت احمدیہ" ہے اس لئے ضرور تھا کہ اربابِ جمعیت کے سامنے جب "وحدت کلمہ" کی بنیاد پر تشکیلِ امت کا سوال آیا تو اس ملی نظم و نسق کی سربراہی "جماعت احمدیہ" کے سپرد کی جاتی ۔ اور اسے اس مجلس کا صدرِ اعلیٰ بنایا جاتا مگر اربابِ جمعیت اس نکتے سے غافل رہے ۔ حتیٰ کہ وہ ابھی تک "وحدتِ کلمہ" کے مفہوم کی تعیین بھی نہیں کر سکے ۔ اگر وہ اس مسئلہ پر ذرا سنجیدگی سے غور کرتے تو یہ ملی ضرورت پوری کرنے کے لئے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو آواز دیتے ۔ اور وحدت کلمہ کی بنیاد پر امت کی جب تنظیم جدید ہوتی تو سرِ فہرست جماعت احمدیہ کا نام رہتا ۔ مگر یہ تو دور کی بات ہے اربابِ جمعیت نے جماعت احمدیہ کے تعاون کی پیشکش کا جواب تک نہ دیا ۔ اس سے بعض اوقات یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید "اہل جمعیت" جماعت احمدیہ کے کلمۂ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" سے بھی اتفاق کرنے میں پس و پیش کرتے ہیں ۔

جمعیت کی دوسری تجاویز

رہ گئیں اس جمعیت کی دوسری تجاویز یعنی سیرت مقدسہ کی مختلف زبانوں میں اشاعت اور ایک تبلیغی ادارہ کا قیام تو اس کے متعلق کیا کہا جائے ۔ امت کا یہ معزز طبقہ ابھی یہ تجاویز منظور کر رہا ہے ! وہ کبھی کبھی ایک منصوبہ بندی کا زبان پر ذکر لاتا ہے ۔ مگر جماعت احمدیہ نصف صدی سے ان تجاویز پر عمل کر رہی ہے ۔ اس کے ان کارناموں کا چاردانگ عالم میں غلغلہ بلند ہو رہا ہے اس کے ان اعلیٰ کرداروں پر ہر طرف سے تحسین آفرین کی صدا آ رہی ہے اور اس کی ان مجاہدانہ کارگزاریوں پر ہر سنجیدہ طبقہ میں اظہار خوشنودی کیا جا رہا ہے ۔

جماعت احمدیہ کی قیادت کی ضرورت

اکابر جمعیت نے ان ملی فرائض سے سبکدوش ہونے کے لئے تجربہ کاروں سے مشورے بھی طلب کئے تھے ۔ اور دردمندانِ ملت کو دستِ تعاون بڑھانے کی ترغیب بھی دی تھی مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے کسی جماعت نے منظم طور پر تعاون کی پیشکش نہیں کی سوائے جماعت احمدیہ کے ۔ لیکن اکابر جمعیت نے اس پیشکش کی بھی کوئی قدر نہیں کی ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اسلامیانِ ہند میں جماعت احمدیہ کے سوا کسی میں قوتِ فیصلہ پائی جاتی ہے نہ قوتِ عملیہ لہٰذا وقت کا تقاضا تھا ۔ کہ اب مسلمانوں کی عنانِ قیادت جماعت احمدیہ کو سونپ دی جاتی ۔ وقت کے یہ اہم مسائل جو بار بار اظہر الجمہور کے سامنے آ رہے ہیں یعنی دعوت اتحاد اور تبلیغی ادارے کا قیام وغیرہ جماعت احمدیہ کے سوا کون ہے جو اس وقت یہ مسائل حل کر سکتا ہے ۔

ہم مؤدبانہ طور پر مسلمانوں کے اس برگزیدہ طبقہ سے درخواست کرتے ہیں کہ یہ دور جوہری توانائی کا ہے زمانہ برق رفتار ہو گیا ہے ۔ ہمیں بھی اس کے قدم سے قدم ملا کے چلنا ہے ورنہ صدیوں پیچھے رہ جانے کا اندیشہ ہے آپ چالیس سال تک اپنی رفتار سے چلتے رہے ۔ مگر اب آپ کی رفتار بھی نہیں رہی ۔ اب آپ کے لئے کنجِ عافیت زیادہ موزوں ہے چھوڑ دیجئے ان قومی ذمہ داریوں کو اور حوالے کیجئے انکے جو اس سلسلے میں اس کے سب سے زیادہ اہل ہیں ۔ ستر سال سے آپ اس جماعت کی پیش قدمی کے راستے پر روک بنتے رہے ہیں ۔ اب تلافی مافات کیجئے ۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو شاید آپ کی یہ نیکی زندگی بھر کی نیکیوں پر سبقت لے جائے گی ۔

یہ ایک واقعہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ جماعت احمدیہ کے کارناموں کا معترف ہے ۔ اور وہ اس جماعت میں آ کر ان پاک فرائض کی ادائیگی میں ہاتھ بٹانا چاہتا ہے مگر وہ اس اقدام سے پہلے آپ کو بھی مستفسرانہ نظروں سے دیکھتا ہے ۔ اور آپ کی اجازت کا منتظر رہتا ہے ۔ اگر اس وقت آپ یہ فرما دیں کہ جماعت احمدیہ ایک امام برحق کے سائے میں مسلمانوں کے قومی و ملی فرائض انجام دے رہی ہے ۔ لہٰذا جو جمعیۃ علماء ہند کی منظور کردہ تجاویز پر عمل پیرا ہونا چاہتا ہے ۔ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہو جائے تو یقیناً اس سے آپکی عاقبت سنور جائیگی اور مسلمان وقت کا سب سے اہم مسئلہ حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ۔

(منقول از بدر قادیان)

ولادت

میرے بھائی ڈاکٹر محمد سعید صاحب میڈیکل آفیسر پنڈ دادنخاں کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکیوں کے بعد مؤرخہ ۲۱ ؍ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے نیک ۔ صالح اور خادمِ دین بنائے ۔ صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور وہ والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو ۔ آمین ۔

حمیدہ بیگم اہلیہ چوہدری عطاء اللہ صاحب رانجھا
ربوہ

ربوہ میں یونیورسٹی فٹ بال میچ

ربوہ ۔ مؤرخہ یکم نومبر اڑھائی بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج گراؤنڈ میں مرے کالج سیالکوٹ اور ٹی ۔ آئی کالج ربوہ کی ٹیموں کے مابین یونیورسٹی فٹ بال میچ ہو رہا ہے شائقین احباب سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر پہنچ جائیں ۔

(صدر فٹ بال کلب ٹی آئی کالج ربوہ)

نتیجہ امتحان شہادۃ القرآن

(۲)

نام مجلس	نمبر شمار	اسماء اراکین کرام	درجہ کامیابی
کرونڈی (خیرپور ریکنزی)	۱۴۲	مرزا احسن محمد صاحب	دوم
	۱۴۳	محمد اسماعیل صاحب	״
احمد نگر	۱۴۴	عبدالرحمٰن صاحب اتالیق	״
	۱۴۵	فرمان علی صاحب	״
ڈسکہ	۱۴۶	ملک غلام نبی صاحب	سوم
	۱۴۷	منشی محمد عبداللہ صاحب	اول
سمبڑیال	۱۴۸	محمد امین صاحب	״
سیالکوٹ	۱۴۹	محمد اقبال صاحب	دوم
	۱۵۰	ڈاکٹر میجر عبدالحق صاحب	اول
	۱۵۱	اللہ دتا صاحب	״
گرمولا ورکاں	۱۵۲	ماسٹر بشیر احمد صاحب	״
(گوجرانوالہ)	۱۵۳	محمد ابراہیم صاحب	״
فیروز والہ (گوجرانوالہ)	۱۵۴	رحمت علی صاحب بوٹہ	دوم
جبڑانوالہ	۱۵۵	عبدالرحمان صاحب	״
	۱۵۶	ڈاکٹر محمد انور صاحب	اول
لائل پور	۱۵۷	برکت علی صاحب	دوم
لودھراں	۱۵۸	شفیع محمد صاحب	״
جہلم	۱۵۹	حکیم عبداللہ صاحب	اول
جہلم	۱۶۰	سید زمان شاہ صاحب	اول
	۱۶۱	سید محمد ہاشم صاحب بخاری	״
	۱۶۲	حوالدار مرزا محمد ابراہیم صاحب	دوم
کوئٹہ	۱۶۳	سید عبدالرشید صاحب	״
	۱۶۴	عبدالرحمٰن صاحب چوہدری	״
	۱۶۵	محمد عیسیٰ خاں صاحب	اول
	۱۶۶	محمد عبدالحق صاحب جنجوعہ	״
	۱۶۷	فیض الحق خان صاحب	״
	۱۶۸	احمد دین صاحب	دوم
	۱۶۹	قربان حسین شاہ صاحب	״
	۱۷۰	مرزا محمد فاضل صاحب	״
	۱۷۱	مرزا بشیر احمد صاحب ہومیو	اول
	۱۷۲	میاں عبدالکریم صاحب	دوم
قتال پور (ملتان)	۱۷۳	حکیم عاشق محمد صاحب	״
میاں چنوں (ملتان)	۱۷۴	عبدالمجید صاحب کمبوہ	״
ملتان شہر	۱۷۵	مستری نذیر احمد صاحب	اول
کوہاٹ	۱۷۶	ڈاکٹر حکیم عبدالرحیم صاحب وزیری	״
	۱۷۷	دوست محمد صاحب الیکٹریشن	دوم
راولپنڈی	۱۷۸	صوبیدار نواب دین خان صاحب	اول
	۱۷۹	محمود احمد صاحب برھمی	״
	۱۸۰	عبدالغنی صاحب	״
	۱۸۱	محمود احمد صاحب مقبول پورہ	״
	۱۸۲	بشیر احمد صاحب بھٹی	دوم
لاہور	۱۸۳	چوہدری عبدالستار صاحب	״
	۱۸۴	مستری عبدالکریم صاحب	״
	۱۸۵	مسٹر مجید خان صاحب	سوم
	۱۸۶	عبدالرحمان خان صاحب	اول
	۱۸۷	عبدالجلیل صاحب عشرت	״
	۱۸۸	حکیم جان محمد صاحب	سوم
	۱۸۹	ناصر علی صاحب	دوم
	۱۹۰	عبدالواحد خاں صاحب	״
	۱۹۱	عبدالمتین صاحب	״
	۱۹۲	شیخ ہدایت اللہ صاحب	اول
	۱۹۳	محمود الحق صاحب	سوم
	۱۹۴	کیپٹن شیر محمد خاں صاحب	اول
	۱۹۵	غلام قادر خان صاحب	دوم
ہڈیارہ (لاہور)	۱۹۶	جلال الدین صاحب	״

(قائد تعلیم انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

خوشی اور غم ہر دو مواقع پر صدقہ دینے والوں کی فہرست نمبر ۲

ارشاد نبوی صلعم کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون کا چندہ صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اگر مومن کو خوشی پہنچے تو بطور شکرانہ اور اگر غم پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے یہ چندہ ادا کرنا یقیناً نتیجہ خیز ثابت ہوتا ہے۔ اس نیک مقصد کے پیش نظر اس مد میں حسب ذیل بھائیوں نے حصہ لیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور مشکلیں آسان کرے بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱۵	مکرم مرزا عبدالرؤف صاحب کیمل پور	۳/-/-
۱۶	״ ثناء اللہ صاحب ״	۱۵/-/-
۱۷	״ محمد نذیر الاسلام صاحب ٹھاکھلی مشرقی پاکستان	-/۸/-
۱۸	״ ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب شادی خاں ضلع اٹک	۵۰/-/-
۱۹	״ محمد نواز صاحب مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ	-/۸/-
۲۰	״ ڈاکٹر غلام محمد صاحب چک $\frac{49}{D.B}$ ضلع سرگودھا	۲/۲/-
۲۱	״ چوہدری بشارت احمد صاحب راولپنڈی	۱۰/-/-
۲۲	״ مولوی عبدالمنان صاحب شاہ علی پور ضلع مظفر گڑھ	۵/-/-
۲۳	״ ملک عبدالمالک صاحب دوالمیال ضلع جہلم	۵/-/-
۲۴	״ کرنل بشیر احمد صاحب ״ ״	۱۰/-/-
۲۵	״ ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب، شمس آباد لاہور	۵/-/-
۲۶	״ چوہدری محمد الدین صاحب پٹواری ہر حجرہ ضلع منٹگمری	۲/-/-
۲۷	״ عبدالمنان صاحب چک $\frac{۲۴}{ج ب}$ ضلع لائلپور	۱۰/-/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تقرر امیر تحصیل حافظ آباد

حکیم محمد لطیف صاحب کو تحصیل حافظ آباد کا امیر ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان، ربوہ)

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ ادا فرمانیوالے مخلصین کی فہرست نمبر ۲۵

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

۲۷۵	حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب دارالسلام ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۵۰/-
۲۷۶	محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب امرتسری بھاٹی گیٹ لاہور	۱۵۰/-
۲۷۷	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات	۱۵۰/-
۲۷۸	مکرم مرزا حمید احمد صاحب ״ ״ ״	۱۵۰/-
۲۷۹	مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب وزیر آبادی کوہاٹ	۱۵۰/-
۲۸۰	مکرم حاجی محمد منشی صاحب لائل پور شہر	۱۵۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

میں عرصہ سے کئی عوارض میں مبتلا ہوں اور سخت پریشانیوں میں پھنسا ہوا ہوں۔ تمام احباب سلسلہ سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد از جلد صحت دے۔

نوابزادہ محمد امین صاحب صدر جماعت احمدیہ بنوں

۲۔ میرے بچہ عزیزم عبدالرؤف کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے بزرگان جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کی بینائی کو بحال کر دے اور شفا کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

۳۔ برادرم کا لڑکا محمود احمد سخت بیمار ہے ملٹری ہسپتال سرگودھا میں داخل ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل صحت دے۔ والسلام مولوی عبدالرزاق بمقام لدھیکے نیویں ضلع منٹگمری

۴۔ میری بھابی جان آجکل تشویشناک طور پر بیمار ہیں کمزوری بہت ہو گئی ہے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد خلیل کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۲۴ : منکہ مہر النساء بنت مولوی محمد امیر صاحب احمدی مرحوم قوم مسلمان پیشہ اسکول ٹیچر عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹؍مئی ۱۹۴۲ء ساکن ڈبروگڑھ صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳؍۳؍۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے:-

نمبر ۱۔ ایک مکان قیمتی بارہ ہزار روپیہ جو گورنمنٹ سے قرض لے کر بنا ہے جس میں سے ساڑھے چار ہزار روپیہ باقی ہے۔

نمبر ۲۔ قریباً دو ہزار روپے کے قریب پراویڈنٹ فنڈ جمع ہے۔ -/۱۰ روپے ماہوار پراویڈنٹ فنڈ میں جمع ہوتا ہے۔

نمبر ۳۔ زیور طلائی چوڑیاں دو عدد ایک تولہ اور ایک جوڑا آٹھ آنے بھر ٹوپس اور ایک انگوٹھی پانچ آنے بھر۔ جس کی مجموعی قیمت اس وقت مارکیٹ ریٹ کے مطابق مبلغ دو سو روپیہ ہے۔

نمبر ۴۔ میرا حق مہر ہزار تھا۔

نمبر ۵۔ مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ میری تنخواہ جو مکان کے قرضہ کی قسط وغیرہ وضع کرنے کے بعد -/۱۴۷ روپے ملتی ہے۔ میں اپنی جائیداد مع آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ میری وفات کے وقت مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ بھی اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میری تنخواہ میں کمی بیشی ہوئی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اللہ تعالیٰ مجھے وصیت پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الامۃ مہر النساء بیگم تین کونیہ بازار ڈبروگڑھ آسام۔
گواہ شد فضل الحق تین کونیہ بازار ڈبروگڑھ آسام۔
گواہ شد خیر الحسین بودہ ناتھ پول ڈبروگڑھ آسام

نمبر ۱۳۲۴۵ : منکہ صغیرہ بی بی زوجہ فتح محمد گجراتی قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱؍اپریل ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

میرا حق مہر مبلغ -/۶۰۵ روپے تھا جس میں سے میں نے مبلغ -/۳۰۵ روپے اس سے پیشتر وصول کر کے خرچ کر لئے ہیں اور باقی مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہیں۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ۔ انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ کل وزن یک تولہ قیمتی مبلغ -/۱۰۴ روپیہ۔ کل جائیداد قیمتی -/۴۰۴ روپیہ۔ میں اس جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو . . . .
. . . .
تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی اور . . . جو میرے ورثاء ہوں میری اس وصیت میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کا حق نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس وصیت پر قائم رہنے کی توفیق بخشے آمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ صغیرہ بی بی ۱۱؍۴؍۶۰
گواہ شد فتح محمد گجراتی موصی نمبر ۱۰۰۲۹ قادیان خاوند موصیہ ۱۱؍۴؍۶۰
گواہ شد عبد الغفور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان موصی نمبر ۱۰۶۵۰ ۱۱؍۴؍۶۰

نمبر ۱۳۲۵۰ :- منکہ محمد ابراہیم خاں ولد محمد حسن کنجی مالاباری قوم مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۶؍جون ۱۹۵۸ء ساکن مشیر آباد ضلع حیدر آباد۔ صوبہ اندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲؍۸؍۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں سوائے ایک سائیکل کے جس کی قیمت -/۱۰۰ روپیہ ہے اور میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جب بھی میری کوئی جائیداد ہو جائے انشاء اللہ تعالیٰ اطلاع سے آگاہی کرا دوں گا۔ خاکسار ملازم ہے -/۱۴۵ روپے آمدنی ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد محمد ابراہیم خاں نو مستانپور مشیر آباد حیدر آباد اندھرا پردیس
گواہ شد۔ علی محمد الہ دین الہ دین بلڈنگ سکندر آباد
گواہ شد یوسف احمد الہ دین سیکرٹری مال جماعت سکندر آباد

نمبر ۱۳۲۵۲ : منکہ ایس ایم محمد عثمان مالاباری کھوبا ولد محمد صاحب کھوبا قوم کھوبا پیشہ ملازمت۔ عمر تقریباً چالیس سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن یادگیر۔ ضلع گلبرگہ میسور سٹیٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱؍۸؍۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد -/۵۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد۔ ایس۔ ایم محمد عثمان کھوبا مالاباری یادگیر معرفت کارخانہ بیڑی وہائس اینڈ برادر یادگیر۔
گواہ شد محمد امام غوری احمدی یادگیر
گواہ شد فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر ضلع گلبرگہ۔

نمبر ۱۳۲۵۳ : منکہ آمنہ زوجہ محمد عثمان صاحب مالاباری۔ قوم کھوبا پیشہ خانہ داری عمر بیس سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ضلع گلبرگہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے
(۱) کانٹے ۱/۲ تولہ سونا۔ قیمت ۶۰
(۲) حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا -/۳۰۰
میزان -/۳۶۰

جس کی کل قیمت -/۳۶۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میں ماہوار محنت مزدوری کر کے پانچ روپے کما لیتی ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے۔

الامۃ آمنہ زوجہ محمد عثمان کھوبا مالاباری یادگیر
گواہ شد محمد امام غوری احمدی یادگیر
گواہ شد: ایس ایم محمد عثمان کھوبا مالاباری یادگیر خاوند موصیہ معرفت کارخانہ بیڑی

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸؍اکتوبر بروز جمعہ نماز جمعہ سے قبل مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے لیفٹیننٹ منصور کوکشن صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل کسٹوڈین مغربی پاکستان کا نکاح محترمہ رشیدہ اعظم صاحبہ ایم۔ اے بنت مکرم چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ سیشن جج کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

تلاش گمشدہ

میرا بچہ عزیز بشارت احمد جو ۷؍اکتوبر سے گم ہے ابھی تک نہیں مل سکا۔ پشاور۔ نوشہرہ اور راولپنڈی کی مجالس خدام الاحمدیہ نے اس کی تلاش میں بہت قابل قدر مدد فرمائی ہے۔ لاہور۔ منٹگمری۔ ملتان اور دیگر شہری مجالس سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کریں۔ مقامی ادارہ جات خدمت خلق سے بھی مدد لیں اور مقامی یتیم خانوں سے بھی پتہ کریں۔

حلیہ :- بچہ گونگا اور بہرا ہے عمر تقریباً نو برس۔ رنگ گندمی نکر اور چارخانہ قمیص پہنے ہوئے ہے ربوہ۔ برف۔ بوتل وغیرہ الفاظ اگر لکھے جائیں تو پڑھ سکتا ہے۔

(خاکسار محمد عبد اللہ تاجر برف۔ غلہ منڈی ربوہ)

ڈاکٹروں کی ضرورت :-

ہمیں بیرونی ممالک میں چند ایم۔ بی بی۔ ایس ریٹائرڈ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم تین سال بیرونی ممالک میں اپنے آپ کو خدمت کے لئے وقف کر سکیں ایسے دوست اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف اور تجربہ وکالت تبشیر ربوہ کے نام ارسال فرماویں۔

(وکیل التبشیر)

دعاؤں، ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین روز تک جاری رہنے کے بعد

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا

امسال ۱۳۵ مجالس کے ۸۲۶ اراکین، ۳۱۳ نمائندگان اور ۱۳۱۸ زائرین شریک ہوئے

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ مجلس انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع دعاؤں، ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تزکیۂ نفوس اور تطہیر قلوب کی روایتی شان کے ساتھ تین روز تک جاری رہنے کے بعد اگلے سال پھر انعقاد پذیر ہونے کے لئے کل مورخہ ۳۰ اکتوبر کو خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ اس بابرکت موقع پر پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے انصار اللہ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے ایمان افروز افتتاحی خطاب کے علاوہ اپنے مقدس و مطہر امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس روح پرور و بصیرت افروز پیغام سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل ہوا جو حضور نے تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمانے کی غرض سے انصار اللہ کے نام ارسال فرمایا اور جسے محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے تحریک جدید کی اہمیت پر ایک ولولہ انگیز اور معرکۃ الآراء تقریر ارشاد فرمانے کے بعد نہایت پُر اثر لہجے میں پڑھ کر سنایا۔

اجتماع کے تین دنوں میں آٹھ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں انصار اللہ نے التزام کے ساتھ قرآن مجید۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف درس سنے۔ نیز اہم علمی موضوعات پر وہ بزرگان و علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے مستفید ہوئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں دو راتیں اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور آہ و زاری اور شب بیداری میں بسر کرنے اور اس طرح اس کے خاص افضال و برکات حاصل کرنے کا انمول موقع میسر آیا۔ یوں تو اجتماع کا ہر اجلاس ہی تزکیہ نفوس اور تطہیر قلوب کے لحاظ سے ایک خاص شان کا حامل تھا۔ لیکن ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر کو رات کے آخری حصہ میں نماز تہجد اور پھر نماز فجر ادا کرنے کے بعد علی الصبح جو اجلاس منعقد ہوئے۔ وہ جذب و تاثیر کا ایک شاہکار تھے۔ درس قرآن مجید کے بعد جب صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عشق الٰہی، عشق رسول اور عشق مسیح موعود میں سرشار ہوکر ذکر حبیب کے طور پر ایمان افروز روایات ایک خاص جذبے کے ساتھ سنائیں تو سامعین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ علاوہ ازیں مجلس شوریٰ کے بھی دو اجلاس منعقد ہوئے جن میں نصرت دین اور خدمت قوم سے متعلق بعض اہم فیصلے کرنے کے علاوہ نئے سال کا بجٹ بھی منظور کیا گیا۔ نیز اس دوران میں متعدد بار انہیں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی اہم ہدایات اور ارشادات سے بھی مستفیض ہونے کا موقع ملا اس طرح وہ تعلق باللہ اور قربانی و ایثار میں ترقی کے ایک نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۳۵ مجالس کے ۸۲۶ اراکین ۳۱۳ نمائندگان اور ۱۳۱۸ زائرین اجتماع میں شریک ہوئے یہ تعداد گذشتہ سال اجتماع کی برکات سے بہرہ اندوز ہونے والوں کی تعداد سے بفضلہ تعالیٰ زیادہ ہے۔ گذشتہ سال اجتماع میں ۱۲۱ مجالس کے ۷۳۵ اراکین، ۳۰۲ نمائندگان اور ۹۸۱ زائرین نے شرکت کی تھی۔ اس طرح گذشتہ سال کی مجموعی تعداد ۲۰۱۸ کے مقابلہ میں امسال مجموعی طور پر ۲۴۵۷ افراد کو اجتماع میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی اور مجموعی اضافہ ۴۳۹ افراد کا رہا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

---

(۴) جس طرح درخت کو پھول اور پھل لگتے ہیں۔ نماز روزہ۔ زکوٰۃ اور حج ایک مومن کا لباس ہیں۔ لیکن میلے کچیلے بدنما چھیتڑوں کو کوئی شریف انسان لباس نہیں کہہ سکتا۔ لباس کی تعریف قرآن کریم نے یہ کی ہے کہ وہ ہمیں ستر دیتا۔ موسم کی ایذا سے بچاتا اور ہماری زینت بڑھاتا ہے۔ اگر کوئی لباس یہ کام نہیں دیتا تو ایسے لباس سے اس کا نہ ہونا بہتر ہے۔ جو لباس نہ تو ہمارا ستر ڈھانپتا ہے۔ نہ ہمیں موسم کی ایذا سے بچاتا ہے اور نہ ہماری زینت کو بڑھاتا ہے اس کو لباس کہنا ہی غلط ہے۔ الغرض ہماری نمازیں۔ ہمارے روزے۔ ہماری زکوٰتیں اور ہمارے حج ہم میں انسانیت پیدا نہیں کرتے تو وہ ہمارے بار دوش ہیں بلکہ کہنا چاہیئے کہ ہماری (انسانیت) (کا ننگ) و عار ہیں۔ یہ عبادات تو ہماری انسانیت کو ابھارنے کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ اگر یہ الٹا ہماری انسانیت کو ہی زنگ لگاتی ہیں تو ہمارے کس کام کی۔ ایسی عبادات سے نہ ہمیں خدا مل سکتا ہے اور نہ ہماری دنیا ہی سنور سکتی ہے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

قرآن مجید میں اس نے بیان فرمائی ہیں۔ اگر ہم دوسروں کی نشوونما میں مدد نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کو ہمارا رب العٰلمین کہنا بے سود ہے۔ اسی طرح اگر ہم دوسروں کی آسائش کے لئے تیاری نہیں کرتے یا دوسروں کی نیکی کا نیک بدلہ نہیں دیتے یا دوسروں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے تو در اصل ہم اللہ تعالیٰ کے نبی کے منکر ہیں۔ خواہ ہم دن رات "یاد الٰہی" میں کیوں نہ مصروف رہیں۔ یاد الٰہی در اصل وہی ہے جو ہمارے اعمال سے اس طرح ابھرے جس طرح ستار کی تاروں سے نغمات ابھرتے ہیں۔ (ختم)

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری غفور احمد صاحب ولد چوہدری نور محمد صاحب ربوہ کی اہلیہ صاحبہ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں اور یکم نومبر کو ان کے پتہ کا اپریشن ڈاکٹر امیر الدین صاحب کر رہے ہیں۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور کامل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(اقبال احمد جالندھری دفتر خدمت درویشان)

(۲) سید صادق علی شاہ صاحب پنشنر کو احباب کی دعاؤں سے اب قدرے افاقہ ہے صرف کمزوری اور نقاہت باقی ہے۔ احباب کرام اور درویشان کرام سے شاہ صاحب کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

لطیف احمد عارف سنئر ہیڈ ماسٹر
ایم۔بی پرائمری سکولز ربوہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔